پہلو ہو سکتے ہیں ان سب پر بحث کی گئی ہے یعنی یہ کہ تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟ کن چیزوں کی تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ اسلام ہی صرف ایک تبلیغی مذہب ہے مسلمانوں نے اس غرض کو کس کس طرح انجام دیا ہے مبلغ کو کن اوصاف کا حامل ہونا چاہیے اور جن لوگوں کو تبلیغ کی جائے ان کے مختلف احوال وظروف کے اعتبار سے مبلغ کو کن باتوں کی رعایت کرنی چاہیے غرض کہ یہ کتاب مبلغین کے لیئے ایک عمدہ اور مکمل دستور العمل کا کام دے سکتی ہے؟ امید ہے کہ علما اور طلبا اس کا مطالعہ کر کے فائدہ حاصل کریں گے۔

حیات فخر از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی تقطیع خورد ضخامت ۳۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ۸ ر پتہ :۔ کتب خانہ انجمن ترقی اردو۔ جامع مسجد دہلی۔ اس مختصر کتاب میں حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات ان کے علمی اور باطنی کمالات۔ علم کے شوق میں سفر وقت کے ائمہ فن اور ارباب کمال سے ملاقات اور سلطنتوں سے تعلقات وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے اور امام صاحب پر بعض لوگوں نے جو نکتہ چینی کی ہے اس کے جوابات دیئے گئے ہیں سلطان شہاب الدین غوری سے امام صاحب کے تعلقات کے سلسلہ میں لائق مصنف نے لکھا ہے کہ سلطان کو ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی اور وہ چونکہ خود اس کا انتظام کر نہیں سکتا تھا اس لئے اس نے امام صاحب سے روپیہ قرض مانگا اور امام صاحب نے دے دیا اس احسان کی وجہ سے سلطان امام صاحب کا ہمیشہ زیر احسان رہا۔ یہاں تک کہ فتح دہلی کے بعد امام صاحب نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ روایت کہاں تک قابل اعتبار ہے ظفر الوالہ بمظفر وآلہ کے مصنف حاجی الدبیر نے سلطان کے حالات میں نقل کیا ہے کہ سلطان کو امام رازی سے بے حد عقیدت اور ارادت تھی امام صاحب اکثر سلطان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ہر جمعہ کو محل شاہی میں وعظ کہتے تھے جس میں سلطان پابندی سے شریک ہوتا تھا اور امام صاحب کے وعظ کا یہ اثر ہوتا تھا کہ سلطان برابر دوران وعظ میں روتا رہتا تھا۔ یہ روایت زیادہ قرین قیاس ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے ساتھ سلطان کو ان کے علم وفضل